آفتابِ قدس نِکلا نور برساتا ہوا

سیرتِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

بروایت

ابنِ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر سب سے پہلی لکھی جانے والی کتاب



نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر سب سے پہلی لکھی جانے والی کتاب

سیرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

بروایت

محمد ابنِ اسحاق بن یسار رحمۃ اللہ علیہ (۸۵ھ — ۱۵۰ھ)

ترجمہ و مرتبہ : رفیع الدین اسحاق بن محمد ہمدانی

ترجمہ اردو : علامہ محمد اطہر نعیمی چیئرمین رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان

مقدمہ و نظر ثانی : پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے

مکتبہ نبویہ ● گنج بخش روڈ ● لاہور

تعارف کتاب

سیرت رسول پاک بروایت ابن اسحاق

نام کتاب ______ سیرت رسول پاک بروایت ابن اسحاق

نام مولف (عربی) ______ ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن یسار المطلبی رحمتہ اللہ علیہ

موضوع ______ سیرت رسول پاک و مغازی

سال تالیف (عربی) ______ ۸۵ھ تا ۱۵۰ھ

مترجم (فارسی) ______ رفیع الدین ہمدانی قاضی ابرقوہ

سال ترجمہ (فارسی) ______ ۶۱۲ھ

سال طباعت ترجمہ (فارسی) ______ ۱۳۴۱ھ تہران (ایران)

سال طباعت ترجمہ (اردو) ______ ۱۴۲۱ھ

نام مترجم (اردو) ______ مولانا محمد اطہر صاحب نعیمی مدظلہ العالی

سال طباعت ہفتم ایڈیشن ۱۴۳۱ھ

مقدمہ و ترتیب نو ______ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (ایم-اے)

کمپوزر ______ المدد کمپوزنگ سینٹر' لاہور

ناشر ______ مکتبہ نبویہ 'گنج بخش روڈ' لاہور

قیمت مجلد اعلیٰ ______ ۷۰۰ روپے

مَکتَبَہ نَبَوِیَّہ گنج بخش روڈ' لاہور

میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ روایت آپ کی جانب منسوب کی جا رہی ہے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ابوبکر واقعہ ایسا ہی ہے فی الفور جناب ابوبکر کی زبان سے نکلا "صدقت یا رسول اللہ" (آپ نے درست فرمایا) میں آپ کو راست گو جانتا ہوں لیکن یہ کافر بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کی نشانیاں چاہتے ہیں آپ بتا دیں تاکہ ان کی زبانیں بند ہو جائیں اور صحیح واقعہ کے انکار کرنے پر کچھ سوچیں۔ جب حضرت ابوبکر نے یہ فرمایا تو رب کریم نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نظر مبارک کے سامنے سے حجابات ہٹا دئے اور مسجد اقصیٰ کو آپ کی نظروں کے سامنے کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصیٰ کی جزئیات ان کافروں کے سوالات کے جواب میں بتائیں جب کوئی بات نبی علیہ الصلوۃ والسلام بتاتے تو جناب ابوبکر تصدیق کرتے جاتے اور یہ کہتے "صدقت یا رسول اللہ" اس تصدیق پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وانت یا ابو بکر الصدیق" اور اے ابو بکر آپ صدیق ہیں اس دن سے جناب کا لقب "صدیق" ہو گیا

واقعہ معراج جب مکہ مکرمہ میں مشہور ہوا اور زبان زد خلائق ہوا تو بعض کافر سن کر تو متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے البتہ بعض ضعیف الایمان انکار کر کے مرتد ہو گئے ایسے لوگوں کے بارے میں رب کریم نے "سورہ اسراء" میں آیت ۶۰ نازل فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے "اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے واقعہ معراج کو لوگوں کے لئے سبب امتحان بنایا تاکہ راسخ الایمان لوگوں کے ایمانوں میں مزید استحکام ہو اور کار اسلام میں تندہی سے کام لیں البتہ ضعیف الایمان جب اس واقعہ کو سنیں تو شکوک و شبہات ان پر مسلط ہو جائیں اور ان کے کمزور عقیدہ کی وجہ سے اسلام کو ان سے نجات حاصل ہو جائے

معراج سے متعلق حضرت عائشہ کی روایت

معراج سے متعلق جو روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معراج جسمانی کے حق میں نہیں وہ فرماتی ہیں کہ معراج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج بستر مبارک پر موجود تھے البتہ روح مبارک معراج سے متعلق رہی تھی حضرت معاویہ بن ابو سفیان بھی معراج روحانی ہی کے قائل ہیں جو کوئی ان سے معراج کے بارے میں سوال کرتا تو وہ یہ کہا کیا کرتے تھے کہ معراج وہ سچا واقعہ (خواب) تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا تھا یعنی معراج خواب کا واقعہ تھا عالم بیداری کا نہیں۔

بعض علماء نے سیدہ عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی اس بات کی تردید نہیں کی مگر جمہور صحابہ و علماء کے کہنے کے خلاف ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ واقعہ معراج کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا **وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس**۔ اور اس کی تردید تائید میں قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں حضرت ابراھیم علیہ اسلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم بھی خواب ہی میں دیا گیا **تھافلما بلغ معہ السعی قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذ بحک فانظر ماذا تری** اور یہ بات مسلم ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب اسی حکم میں ہیں جس طرح عالم بیداری میں ملنے والے احکام ہوئے تھے ●

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے سامنے واقعہ معراج کا تذکرہ فرماتے اور حضرات ابراھیم موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے بارے میں فرماتے ان حضرات سے معراج کے موقع پر ملاقات ہوئی تھی حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے تھے لیکن حضرت ابراھیم علیہ السلام کی بابت کیا کہنا! میں نے کسی کو تمہارے صاحب (یعنی خود ذات نبوی) سے زیادہ مشابہ نہیں دیکھا نہ اور کوئی تمہارے صاحب سے اتنا مشابہ ہے جتنا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دراز قد چست (پھرتیلے) گھونگر دار بال والے ستواں ناک اور شنوہ کے لوگوں کی طرح تھے (شنوہ عرب کا ایک قبیلہ ہے جس کے لوگ قد آور پھرتیلے اور سبک رفتار تھے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتے عیسیٰ علیہ السلام سرخ و سفید نہ پستہ قد تھے نہ دراز قامت ان کے بال خوبصورت اور اوپر (یعنی کناروں) سے سیاہ تھے ان کے چہرے سے ترو تازگی نمایاں تھی اور اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اگر وہ دھوپ سے نکل آئیں تو یہ معلوم ہو گا کہ ان کے چہرہ سے پانی کے قطرے نمایاں ہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کی مشابہت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نظر آتی ہے یہ عروہ رئیس و سردار طائف تھے ان کے بارے میں آئندہ مغازی کے باب میں لکھا جائے گا۔

بارگاہ نبوی میں حضرت علی کا خراج عقیدت

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ جب آپ کے اوصاف اور سراپا بیان فرماتے تو اس طرح بیان کرتے "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے نہ پست قد بلکہ

آپ میانہ قد تھے سیدھا قد اور سیدھی پشت رکھتے تھے موئے مبارک نہ تو بہت زیادہ گھونگر دار تھے نہ بالکل سیدھے چہرہ مبارک نہ تو بہت زیادہ پر گوشت تھا نہ سوکھا بے گوشت" بلکہ سفید روشن اور لطیف تھا چشمہائے مبارک کے سفید حصہ اور سیاہ حصے مناسب حد تک سیاہ تھے پلکیں بھری اور سیدھی تھیں جسم کی ہڈیاں اور اعضاء متناسب اور قوی تھے شانے کھلے اور خط تان باریک تھا جسم پر بال چھوٹے اور نرم تھے ہاتھ اور پیروں کی انگلیاں مناسبت سے تھیں جو مضبوطی اور لمبائی کی طرف مائل تھیں۔ ہتھیلیاں ریشم کی طرح نرم تھیں۔ جب اپنی جگہ سے اٹھ کر کہیں تشریف لے جاتے تو اس نرمی کے ساتھ جس طرح کہ پرندہ متوازی پرواز کرتا ہے جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو اس کی جانب پوری طرح متوجہ ہوتے اس کو چورائی آنکھوں سے نہ دیکھتے ۔ آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان "مہرنبوت" تھی آپ کی ذات اقدس پر لاکھوں درود و سلام ہوں آپ کائنات میں افضل ترین اور خاتم النبیں تھے سخاوت میں سب سے اعلیٰ اور شجاعت میں سب سے برتر اور فصاحت میں سب سے بہتر تھے عہد و پیان میں سے سب سے درست تر اور عادت و خصلت میں سب سے نیکو تر تھے۔ معاشرتی زندگی میں سب سے زیادہ صاحب عقل و علم تھے جب آپ کے چہرہ پر کسی کی نظر جاتی تو وہ مرعوب ہو جاتا اور جب آپ سے گفتگو کرتا تو اس کو احساس ہوتا کہ آپ سے زیادہ نرم خو کوئی نہیں وہ دل و جان سے آپ پر فدا ہونے کے تیار ہوتا۔ اور ببانگ دھل یہ کہنے کے لئے تیار ہوتا کہ آپ سے پہلے نہ تو کوئی دوسرا دیکھا اور نہ کوئی دوسرا ایسا ہو سکتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

واقعہ معراج بروایت ام ہانی رضی اللہ عنہا

معراج کے سلسلہ میں ایک روایت محترمہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں شب معراج سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مہمان تھے نماز عشاء میں نے آپ کے ساتھ ادا کی تھی اس کے بعد آپ آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے اور فجر سے پہلے مجھے نماز کے لئے جگا دیا وضو کر کے میں نے فجر کی نماز بھی آپ کے ساتھ ادا کی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "ام ہانی! میں نے عشاء کی نماز تمہارے ساتھ ادا کی تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا بھی تھا اس کے بعد میں بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ گیا وہاں نماز ادا کی اس کے بعد مکہ واپس آگیا اور فجر کی نماز پھر تمہارے ساتھ ادا کی ہے" یہ فرمانے کے بعد آپ اٹھے اور گھر سے باہر جانے لگے تو میں نے عرض کیا یا